کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل
جاننے کیلئے اس کتاب کا
مطالعہ بے حد مفید رہے گا

کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل

مؤلف
محمد ریاض رضا ہاشمی

انتساب

میں اپنی اس کتاب بنام "کفنِ میت کا طریقہ اور مسائل" کو حصولِ برکت، نزولِ رحمت کیلئے اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنت پیکرِ علم و حکمت، رہبرِ شریعت، پیرِ طریقت، پاسبانِ مسلکِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، باعثِ خیر و برکت، حامی سنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے مریدین بالخصوص مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے خوش نصیب مسافروں کے نام منسوب کرتا ہوں۔

اللہ عزّوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے قبول فرما کر اسے میرے اور میرے والدین کیلئے راہِ نجات بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سگِ عطار محمد ریاض رضا ہاشمی عطاری

ہدیہ عقیدت

میں اپنی اس حقیری کوشش کو اپنے اُن محسنین کے نام منسوب کرنا چاہتا ہوں جن کی بدولت مجھ جیسے نکمے کو قلم اٹھانے کی سعادت اور علم کی روشنی ملی، اگر انہوں نے مجھے دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ نہ کروایا ہوتا تو نہ جانے میں اس وقت کہاں اور کس جگہ ہوتا۔ سب ان محسنین محمد عرفان عطاری، محمد رضوان عطاری، محمد عمران عطاری، عبد الرحمٰن مدنی عطاری اور ان کے تمام اہلِ خانہ کا بے حد مشکور ہوں ان کی شفقتوں سے آج میں اس مقام تک پہنچا۔ بالخصوص میں ان کے والدین مرحومین کے ایصالِ ثواب کیلئے پیش کرتا ہوں، اللہ عزوجل قبول فرمائے اور ان کو اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے سے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور میری میرے والدین کی بخشش فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ابو نعمان محمد ریاض رضا ہاشمی عطاری بصیر پوری

حمد باری تعالیٰ

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

تیری عظمت پہ قربان یا وحدہ ہو　　ہر شجر میں حجر میں نظر آئے تو
ذرّے ذرّے کو مولا تیری جستجو　　میں جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

تیری حمد و ثناء بس ہے وِرد میرا　　تو ہے مسجود میرا میں ساجد تیرا
چاہیئے اور کیا میں ہوں بندہ تیرا　　صدقے رحمت کے اپنی مجھے بخش تو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیئے　　تیری رحمت کی مولا نظر چاہیئے
بس حشر میں تیرا درگزر چاہیئے　　رکھ محمد کے صدقے میری آبرو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

مصطفیٰ جانِ رحمت کرو نا کرم　　ہم غریبوں کا رکھ لو خدارا بھرم
جاتے غیروں کے دَر ہم کو آئے شرم　　رکھ لے خدا اب میری لاج تو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

یا نبی مجھ کو دنیا بھلا دیجئے　　چشم نم اور دل کو ضیاء دیجئے
بس مدینے میں دو گز جگہ دیجئے　　ہر دِیوانے کی بس ہے یہی آرزو

اللہ ہو اللہ ہو اللہ ہو

ہاشمی کو تو ایسی جزا دے خدا　　اُلفتِ مصطفیٰ میں گما دے خدا
ہوں سراپا خطا تو نہ دے یوں سزا　　صدقے مرشد کے مولا مجھے بخش تو

(ابونعمان محمد ریاض رضا ہاشمی عطاری)

فکرِ آخرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی اور موت کا معاملہ ہر ذی نفس کے ساتھ ہوتا ہے کیونکہ یہ قرآنی فیصلہ ہے "کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ" ہم سے پہلے آنے والے لاکھوں، اربوں، کھربوں کی تعداد میں اس دنیا سے چلے گئے اور ایک نہ ایک دن ہم بھی اس دنیا فانی سے چلے جائیں گے، پھر نہ جانے کتنے برس ہمارا ٹھکانا اندھیری قبر میں ہو گا، پھر اُس کے بعد جب اللہ عزوجل چاہے گا دوبارہ سب کو زندہ فرمائے گا، پھر سب سے حساب وکتاب کا سلسلہ ہو گا، آج ہم جس زمین پر مخمور ہو کر ہیں وہیں زمین نہ جانے کتنی مرتبہ ہمیں پکارتی ہے اور نصیحت کرتی ہے مگر ہمارے کانوں پر جوں بھی نہیں رینگتی۔

قبر کی پکار

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ زمین روزانہ دس باتوں کی ندا کرتی ہے:۔

1. اے ابن آدم آج تو میری پیٹھ پر دنیا کیلئے کوششوں میں مصروفِ عمل ہے، لیکن یاد رکھ کہ آخر کار تیرا ٹھکانہ میرا پیٹ ہو گا۔
2. آج تو میری پیٹھ پر اللہ عزوجل کی نافرمانیوں میں مشغول ہے، لیکن یاد رکھ کہ تجھے میرے اندر عذاب دیا جائے گا۔
3. آج تو میری پشت پر قہقہے لگا رہا ہے، لیکن یہ بھی یاد رکھ کہ تجھے میرے پیٹ میں رونا پڑے گا۔
4. آج تو میری پشت پر خوشیاں منانے میں مصروف ہے، حالانکہ تو میرے شکم اندر غم میں مبتلا ہو گا۔
5. آج تو میری پیٹھ پر مال جمع کرتا پھر رہا ہے، لیکن کل میرے اندر اس پر شدت سے ندامت محسوس کرے گا۔
6. آج تو میری پشت پر حرام کھا رہا ہے، لیکن کل میرے پیٹ میں تجھے کیڑے مکوڑے کھائیں گے۔
7. آج تو میری پیٹھ پر فخر کر رہا ہے، لیکن کل میرے شکم میں ذِلت ورُسوائی کا سامنا کرے گا۔
8. آج تو مجھ پر بڑی خوشی سے چل رہا ہے، لیکن کل مجھ میں بڑی غمگین حالت میں اُتارا جائے گا۔
9. آج تو میرے اوپر روشنیوں میں چل رہا ہے، لیکن کل تجھے میرے اندر اندھیروں میں چھوڑ دیا جائے گا۔۔۔اور
10. آج تو پوری جماعت کے ساتھ مجھ پر چلتا ہے، لیکن مجھ میں بالکل تنہا ڈالا جائے گا۔

(انمول خزانہ، ص ۸۰)

ہم پھر بھی غافل ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان نصیحتوں کے باوجود ہم پھر بھی غافل ہیں، پھر بھی آخرت کی فکر نہیں کرتے، پھر بھی قبر و حشر کو یاد نہیں کرتے، اور مسلسل روزہ سے کتراتے پھرتے ہیں۔ کیا ہم نے اس نصیحت فرمانے والی قبر کے متعلق کبھی کچھ غور کیا؟

اسلامی بھائیو سنو! اگر ہم یاد کرتے بھی ہیں تو بھی اس اندھیری قبر میں ڈالے جائیں گے اور اگر یاد نہیں کرتے تو پھر بھی ڈالے جائیں گے۔ مگر فرق دونوں حالتوں کا الگ الگ ہوگا۔

جو اپنی قبر کو یاد کرتا ہے اللہ عزوجل کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ اُسے اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے عذابِ قبر سے نجات عطا فرمادے گا۔ کیونکہ جب کسی نیک بندے کا مُردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو قبر اس کو دبانے کی کوشش کرنے لگتی ہے تو غیب سے آواز آتی ہے "اے قبر! تو کس سے مخاطب ہے۔ یہ تو اللہ عزوجل کا فرمانبردار بندہ ہے، یہ تو نیک بندہ ہے"۔ پھر وہ قبر حکمِ خداوندی سے تاحدِ نظر وسیع ہوجاتی ہے۔ اور اس کے برعکس اگر کوئی سب کچھ جاننے کے باوجود اس پر اکڑ کر چلتا ہے تو پھر اس کا جو حشر یہ کرے گی وہ اللہ عزوجل ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ عزوجل تمام مسلمانوں کو عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔

فضول ہنسنے کا وبال

اگر کوئی غفلت کرتا ہے پھر اوپر سے دانت نکالتا پھرتا ہے تو وہ کان کھول کر سن لے کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے بارے میں کیا فرما رہے ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کثرت کے ساتھ ہنسے اسے دس آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے:۔

1. اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔
2. چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔
3. شیطان اس کا مذاق اُڑاتا ہے۔
4. اللہ عزوجل اس پر غضبناک ہوتا ہے۔
5. بروزِ قیامت اس سے حساب لیا جائے گا۔
6. میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لوں گا۔
7. فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔
8. زمین و آسمان والے اس سے بغض و نفرت رکھتے ہیں۔
9. وہ ہر شئے کو بھول جائے گا (یعنی حافظہ کمزور ہو جاتا ہے)۔
10. بروزِ قیامت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ (انمول خزانہ، ص ۸۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اللہ عزوجل کے خوف سے ڈر جانا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان تمام بیان کردہ آفات میں مبتلا ہو کر اپنی آخرت کو اپنے ہی ہاتھوں برباد کر بیٹھیں۔ اگر آپ واقعی فکرِ آخرت کرنے کے خواہش مند ہیں تو پھر اس کیلئے آپ ایک اچھے ماحول کو اپنانے کی کوشش کریں کیونکہ اچھوں کی صحبت انسان کو اچھا بنا دیتی ہے اور بروں کی صحبت انسان کو برائی پر اکساتی ہے۔ اب اچھا ماحول ملے گا کہاں سے؟ آپ فکر مند نہ ہوں، اچھے ماحول کی تلاش میں آپ کو کہیں دور نہیں جانا پڑے گا۔

الحمد للہ عزوجل اس پر فتن دور میں عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی آپ کے سامنے ہے۔ اس مدنی تحریک کا مدنی مقصد یہ ہے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" اس مدنی مقصد کو فروغ دینے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ کے نام سے سینکڑوں مدارس کام کر رہے ہیں۔ جن میں حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

اس مدنی تحریک کے ساتھ وابستہ اسلامی بھائی واہل محبت اور دیگر عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا کے کونے کونے میں مدنی قافلوں کے ذریعے سفر فرماکر اس مدنی مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش میں سرگرداں ہیں۔ آپ بھی ہمت کیجئے اوراس مدنی تحریک کے ساتھ وابستہ ہو جایئے، پھر دیکھئے آپ کے اُجڑے ہوئے چمنستان میں کیسے مدنی بہار آتی ہے کیونکہ

عطار کی گلیوں میں

ہر دل نے شفا پائی عطار کی گلیوں میں
رحمت کی گھٹا چھائی عطار کی گلیوں میں

پُر کیف نظارے ہیں انوار کے دھارے ہیں
جنت کی صدا آئی عطار کی گلیوں میں

مجرم تھا پھر بھی عطار کے صدقے میں
بخشش کی عطا پائی عطار کی گلیوں میں

سوچوں نے سکوں پایا جذبوں کو قرار آیا
دل ہو گیا شیدائی عطار کی گلیوں میں

ہر جان نے کھولا ہے دامنِ طلب اپنا
ہر روح تمنائی عطار کی گلیوں میں

مولا میں سمالاؤں آنکھوں میں جس منظر
دے ذوقِ تماشائی عطار کی گلیوں میں

دل مردہ ہوا میرا کر کے گناہ بھاری
اس دل نے شفاء پائی عطار کی گلیوں میں

اپنے ہوں یا بیگانے ملتے ہیں یوں دیوانے
ہر آنکھ ہے بھر آئی عطار کی گلیوں میں

داڑھی بھی عمامے بھی زلفوں کی بہاریں بھی
جیسے ہو سگے بھائی عطار کی گلیوں میں

اللہ کا ولی جانے اپنے اور بیگانے
یہ میں نے جزا پائی عطار کی گلیوں میں

بے یارو مددگارو آجاؤ ادھر تم بھی
ہو جائے گی شنوائی عطار کی گلیوں میں

ہاشمی کی تمنا ہے گزرے یوں عمر ساری
پھروں بن کے شیدائی عطار کی گلیوں میں

(سگِ عطار محمد ریاض رضا ہاشمی عطاری)

محترم اسلامی بھائیو! اگر آپ اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو پھر کوشش فرمائیں اور اس مدنی تحریک کے ساتھ وابستہ ہو جائیں ان کے ساتھ نیکی کی دعوت دیں، خوب سنتوں کا پرچار کریں، مدنی قافلوں میں سفر کریں کیونکہ

اگر دردِ دل کی تمنا ہے تو کر خدمت فقیروں کی   یہ گوہر نہیں ملا کرتے بادشاہوں کے خزانوں سے
غلامانِ مصطفیٰ دنیا میں دیکھے ہیں امام اکثر   اور پل میں تقدیریں بدل دیتے ہیں محمد کے غلام اکثر

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔۔۔۔۔۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

الحمدللہ عزّوجل اسی ماحول کی یہ برکتیں ہیں کہ مجھ جیسے ناچیز کو قلم اُٹھانے کی ہمت مل گئی، ورنہ کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ۔ بہرحال پیارے اسلامی بھائیو! زندگی اور موت کا معاملہ ہر فرد کے ساتھ ہونا ہے، اس لئے اس کے مسائل ہمیں معلوم ہونے اشد ضروری ہیں۔

الحمدللہ عزّوجل آپ کے ہاتھوں میں جو رسالہ ہے اس کا عنوان ہے "کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل"۔ اس سے پہلے "غسلِ میت کا طریقہ اور مسائل" ہدیہ نظر کر چکا ہوں اللہ عزّوجل اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما کر میری اور میرے والدین کی بخشش اور تمام عزو اقرباء اور تمام مسلمانوں کی بخشش کا سبب بنائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سگِ عطار محمد ریاض رضا ہاشمی عطاری بصیر

کفن بنانے کا طریقہ اور مسائل

مسلمان میت کو کفن پہنانا فرضِ کفایہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کفنِ میت کے متعلق جاننے سے پہلے اس بات کا جاننا از حد ضروری ہے کہ ہر مسلمان میت کو کفن پہنانا فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ کفایہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ایک مسلمان نے بھی کفن دے دیا تو سب بری الذمہ ہوگئے۔ ورنہ جن کو اس کی خبر تھی اور اس میں مدد نہ کی وہ سب گناہ گار ہوں گے۔

کفن میں کتنے کپڑے ہوتے ہیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کفن بنانے سے پہلے تو یہ معلومات ہونا ضروری ہے کہ کفن میں کپڑے کتنے ہوتے ہیں، جب یہ معلوم ہو جائے گا تو پھر اِن شاءَ اللہ عزوجل کفن بنانا آسان ہو جائے گا۔

مرد کے کفن میں تین کپڑے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور یہ سنتِ مبارکہ بھی ہے چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے۔

- مرد کا کفن سنت تہبند، قمیص اور لفافہ ہے۔
- عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں۔ قمیص، تہبند، اوڑھنی، لفافہ اور سینہ بند۔
- نابالغ بچے اور بچی کا کفن یہ ہے کہ اگر یہ حدِ شہوت کو پہنچ گئے ہوں جس کا اندازہ لڑکوں میں بارہ سال اور لڑکیوں میں نو سال ہے تو پھر وہ بالغ کے حکم میں ہیں، اب کفن میں جتنے کپڑے بالغ کو دیئے جاتے ہیں اسے بھی اتنے ہی دیئے جائیں گے۔ اور اس سے چھوٹے بچے کو ایک کپڑا، اور چھوٹی بچی کو دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ اور اگر لڑکے کو بھی دو کپڑے دیئے جائیں تو اچھا ہے۔

اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو ہی پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۷، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

مرد کا کفن بنانے کا طریقہ

مرد کے کفن میں تین کپڑے ہوتے ہیں یعنی ازار بند، قمیص اور لفافہ۔ اب ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

ازار بند بنانے کا طریقہ

ازار بند کو تہبند بھی کہتے ہیں اور چادر بھی کہتے ہیں۔ اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کے قد کے برابر اسے کاٹ لیں۔ (یعنی اس کی مقدار چوٹی سے قدم تک ہے)۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۷، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری مصر، ج ۱ ص ۱۵۰، ہدایہ، ج ۱ ص ۳۷)

قمیص بنانے کا طریقہ

قمیص کو کفنی بھی کہتے ہیں۔ یہ گردن سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہو، اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف سے برابر ہو، بعض لوگ پیچھے کم رکھتے ہیں اور آگے زیادہ، یہ غلط ہے۔ (اور کچھ لوگ اس کی سلائی کراتے ہیں جو کہ درست نہیں) اس میں چاک اور آستین نہیں ہوتی، اس کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد کے کفن کو مونڈھے پر سے چیریں۔ (یعنی جس طرح ہم عام قمیص استعمال کرتے ہیں اس طرح اس کا گریبان نہ ہو بلکہ ایک کندھے سے لیکر دوسرے کندھے تک ہو)۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۷، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، ج ۱، ہدایہ، ج ۱)

لفافہ بنانے کا طریقہ

لفافہ کو بڑی چادر بھی کہتے ہیں، اس کی مقدار یہ ہے کہ میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف سے آسانی کے ساتھ باندھی جاسکے۔ (اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اسے میت کے قد سے ناپ لیں پھر تقریباً دو یا تین بالشت بڑی کاٹ لیں)۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۷)

عورت کا کفن بنانے کا طریقہ

عورت کا کفن پانچ کپڑے ہیں۔ ازار بند، قمیص، لفافہ، خمار، خرقہ۔ اب ان کی تفصیل بیان کی جائے گی۔

ازار بند بنانے کا طریقہ

جس طرح مردوں کا ازار بند ہوتا ہے بالکل اسی طرح عورتوں کا ازار بند ہوتا ہے۔

قمیص بنانے کا طریقہ

مرد اور عورت کی قمیص یعنی کفنی میں فرق صرف اتنا ہے کہ مرد کی کفنی کندھوں کی سمت سے چیری جاتی ہے اور عورتوں کی چھاتی کی طرف سے۔ (یعنی جس طرح ہماری عام قمیص بنائی جاتی ہے سامنے گریبان ہوتا ہے، بالکل اسی طرح عورتوں کی قمیص یعنی کفنی بنائی جاتی ہے)۔

لفافہ بنانے کا طریقہ

ان میں بھی کوئی فرق نہیں، لیکن اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ لفافہ یعنی بڑی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ میت کو آسانی کے ساتھ لپیٹا جاسکے۔

خمار بنانے کا طریقہ

خمار یعنی اوڑھنی اس کو دوپٹہ بھی کہا جاتا ہے، یہ نصف پشت سے لے کر سینہ تک ہونی چاہئے، جس کا اندازہ تین ہاتھ یعنی ڈیڑھ گز ہے اور عرض ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک، اور جو لوگ میت پر زندگی کی طرح اوڑھنی رکھتے ہیں بیجا اور خلافِ سنت ہے۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۸، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، ج ۱ ص ۱۵۰۔ ہدایہ، ج ۱ ص ۱۳۷)

خرقہ بنانے کا طریقہ

خرقہ یعنی سینہ بند۔ یہ پستان سے لے کر ناف تک، اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔ عالمگیری میں ہے کہ بہتر یہ ہے کہ سینہ بند پستان سے ران تک ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۸، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، بحوالہ جوہرہ نیرہ)

نابالغ بچے اور بچی کا کفن

نابالغ بچہ جو حدِ شہوت کو پہنچ گیا ہو اس کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں کہ اگر لڑکا بارہ سال کی عمر تک پہنچ گیا ہو تو حدِ شہوت میں یعنی بلاغت میں شمار کیا جائے گا۔

اور بچی کی عمر اگر نو سال کی ہو تو وہ بھی بالغ کے حکم میں ہے۔ نیز جو بالغ نہ ہو یعنی چھوٹی لڑکی کو آپ دو کپڑے دے سکتے ہیں۔ اگر بچہ چھوٹا ہو تو اسے ایک کپڑا بھی پہنا سکتے ہیں، مگر افضل یہی ہے کہ ان کو بھی سنت کے مطابق کفن دیا جائے اگرچہ ایک دن کا ہی بچہ کیوں نہ ہو۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱ ص ۴۳۷)

کفن پہنانے کا طریقہ

کفن پہنانے کا آسان اور مختصر سا طریقہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینے کے فوراً بعد بدن کو کسی پاک کپڑے سے آہستہ آہستہ پونچھ لیں تاکہ کفن تر نہ ہو اور کفن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دھونی دے لیں اس سے زیادہ نہیں۔

پھر کفن یوں بچھائیں کہ پہلے لفافہ، پھر تہبند، پھر کفنی چونکہ یہ دوہری ہوتی ہے اس لئے اس کا ایک حصہ اوپر کی جانب لپیٹ لیا جائے پھر میت کو اس پر لٹائیں اور کفنی کا اوپر والا حصہ جو لپیٹا تھا پہنائیں۔

پھر داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں۔

پھر تہبند لپیٹیں، پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے۔

پھر لفافہ لپیٹیں پہلے بائیں طرف سے۔ پھر داہنی طرف سے تاکہ داہنا (حصہ) اوپر رہے، اور (پھر) سر اور پاؤں کی طرف سے باندھ دیں تاکہ اُڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

عورت کو کفنی پہنانے کے بعد اس کے بالوں کے دو حصے کرکے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں، اور اوڑھنی نصف پشت کے نیچے سے بچھا کر سر پر لا کر منہ پر مثل نقاب ڈال دیں کہ سینہ پر رہے۔

پھر مرد کی طرح عورت کو بھی تہبند اور لفافہ لپیٹیں، پھر سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھیں۔

جیسا کہ عالمگیری جلد اوّل صفحہ ۸۲ میں ہے۔ پھر سینہ بند سب کپڑوں کے اوپر بالائے پستان باندھیں۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ا ص ۴۳۸، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، ج ا ص ۸۲)

کفنِ میت کے مسائل

کفن کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

کفن تین طرح کا ہوتا ہے جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: (۱) کفنِ سنت (۲) کفنِ کفایت (۳) کفنِ ضرورت۔

کفنِ سنت کیا ہے؟

مرد کیلئے تین کپڑے اور عورت کیلئے پانچ کپڑے یہ سنت ہے۔ احادیثِ مبارکہ سے بھی ثابت ہیں۔ ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تین سفید یمانی کپڑوں کا کفن دیا گیا۔

نوح بن حکیم ثقفی سے روایت ہے کہ حضرت لیلیٰ بنت قائف ثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل دیا جبکہ انہوں نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں سب سے پہلے ازار عطا فرمائی پھر قمیص، پھر اوڑھنی، پھر چادر، پھر بعد میں لپیٹنے کیلئے ایک اور کپڑا۔ ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے اور ان کا کفن آپ کے پاس تھا جس میں سے ہمیں ایک ایک کپڑا مرحمت فرماتے جاتے تھے۔ (ابوداؤد شریف، ج ۲ ص ۵۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین نجرانی کپڑوں میں کفن دیئے گئے دو حلے اور ایک وہی کرتہ مبارک جس میں وفات پائی تھی۔ (ابوداؤد شریف، ج ۲ ص ۵۳۳)

کفنِ کفایت کیا ہے؟

کفنِ کفایت مرد کیلئے دو کپڑے ہیں۔ چادر اور ازار بند۔ اور عورت کیلئے تین کپڑے ہیں۔ چادر، ازار بند، اور اوڑھنی۔ یہ اس وقت ہوگا جبکہ کپڑا میسر نہ ہو، اگر کپڑا ہونے کے باوجود کفنِ کفایت دیا تو یہ خلافِ سنت ہوگا مگر جائز ہے۔ (موت کا منظر مع احوالِ حشر و نشر، ص ۱۳۳)

کفنِ ضرورت کیا ہے؟

خواہ مرد ہو یا عورت کپڑا میسر نہ ہونے کی صورت میں جتنی مقدار میں بھی کپڑا مل جائے اگرچہ بڑی ایک چادر ہی ہو وہ بھی استعمال کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ مجبوری اور عذر کے پیش نظر ہے اس لئے یہ کفن جائز ہو گا۔ مکروہ نہیں اور سنت کے خلاف بھی نہیں کیونکہ با امر مجبوری ایسا کرنا احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس افطار کیلئے بیٹھے طعام لایا گیا، آپ روزہ دار تھے، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ مجھ سے بہتر تھے کہ حالتِ فقر میں ان کو شہادت نصیب ہوئی۔

یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عاجزی وانکساری کے طور پر کہا تھا کیونکہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشرہ مبشرہ سے ہیں اور عشرہ مبشرہ دوسروں سے افضل ہیں۔ آپ نے ان کی شہادت کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ ان کو جب شہید کیا گیا تو ان کو ایک چادر میں کفن دیا گیا اور وہ چادر بھی اتنی چھوٹی تھی کہ جب چادر کو پاؤں کی طرف کیا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا اور جب سر کی طرف کیا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے، آخر کار چادر سے سر کو ڈھانپ دیا گیا اور اذخر (یہ ایک طرح کا گھاس ہوتا ہے) کو پاؤں پر ڈالا گیا۔

نیز اسی طرح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی میدانِ اُحد میں شہید کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ایک ہی کپڑے میں کفن دیا گیا۔ (موت کا منظر مع احوالِ حشر و نشر، ص ۱۳۴، بحوالہ طحطاوی)

کفن کا کپڑا کتنا ہونا چاہئیے؟

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ چونکہ میت کا جسم موٹا پتلا اور کپڑے کی عرض کم زیادہ ہوا کرتی ہے اس لئے میٹر سے کپڑے کی مقدار ہر ایک کیلئے متعین نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے میت کے قد اور جسم کے مطابق کپڑا دیا جائے گا۔ (فتاویٰ فیض الرسول، ج ۱، ص ۴۳۹، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری مصر، ج ۱ ص ۱۵۰، ہدایہ، ج ۱ ص ۱۳۷)

کیا کفن میں عمامہ کا اضافہ کرسکتے ہیں؟

عمامہ اگر زیب و آرائش کیلئے ہو تو پھر ہمارے کچھ اکابرین نے کفن میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ جلد ہی خراب ہو جاتا ہے ان کا دعویٰ یہ حدیثِ پاک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کفن میں مبالغہ نہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کفن میں مبالغہ نہ کیا کرو جبکہ آخر کار وہ جلد ہی خراب ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد شریف، ج ۲ ص ۵۳۳)

اور کچھ اکابرین اس کی اجازت دیتے ہیں اور وہ یہ حدیثِ پاک بیان فرماتے ہیں۔

فتاویٰ شامی میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پانچ کپڑوں میں کفن دیا، تین چادریں، ایک قمیص، اور ایک پگڑی (عمامہ شریف) یہ آپ کی ٹھوڑی کے نیچے کی طرف سے گھما کر لپیٹا گیا۔ (موت کا منظر مع احوال نشر و حشر، ص ۱۳۲، بحوالہ شامی)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں، بعض متاخرین علماء نے معزز اور اشراف لوگوں کیلئے عمامہ کو مستحسن قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عمامہ کی دم (شملہ) اس کے ایک پہلو میں ڈالیں، پشت کی جانب نہ ڈالیں جس طرح زندگی میں پشت کی جانب ڈالتے ہیں۔ اور عمامہ سے مراد وہ کپڑا ہے جس کے تین بل آئیں۔ (شرح مشکوٰۃ، ترجمہ اشعۃ اللمعات، ج ۲ ص ۸۳۰)

کفن کی وصیت کرنا کیسا؟

اگر میت نے وصیت کی ہو کہ مجھے صرف دو کپڑوں میں کفن دیا جائے تو اس کی وصیت پر عمل نہیں کیا جائیگا، بلکہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پاسداری کی جائے گی، ہاں اگر اس نے جائز طریقے کی وصیت کی ہو تو اس پر عمل کیا جائے گا، مثلاً اس نے کہا کہ مجھے چار کپڑوں میں کفن دینا یعنی مجھے عمامہ بھی باندھنا، تو یہ جائز ہے، لہٰذا عمل کیا جائے گا، اور کفن کی وصیت کر جانا کتنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

حضرت یحییٰ بن راشد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرا کفن درمیانہ درجہ کا رکھنا کیونکہ اگر میں عند اللہ نیک ہوں گا تو مجھے اس سے اچھا دے دیا جائیگا، ورنہ یہ بھی جلد چھین لیا جائیگا۔ اور قبر کھودنے میں زیادتی نہ کرنا کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے میرے لئے بھلائی لکھی ہے تو اسے حدِ نگاہ تک وسیع کر دیا جائے گا، ورنہ اتنا تنگ کیا جائے گا کہ میری پسلیاں ایک طرف سے دوسری طرف نکل جائیں گی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی کہ میرے ان دونوں کپڑوں کو دھولینا اور انہیں میں کفنا دینا کیونکہ تمہارے باپ کو یا تو اس سے اچھے کپڑے دے دیئے جائیں گے یا یہ بھی چھین لئے جائیں گے۔ (شرح الصدور، ص ۲۵۷)

اگر کسی مسلمان کا آدھا دھڑ ملا تو کیا کریں؟

اگر کسی مسلمان کا آدھے سے زیادہ دھڑ ملا تو غسل و کفن دیں گے، اور نمازِ جنازہ بھی پڑھیں گے۔ اور اگر نماز کے بعد وہ باقی ٹکڑا بھی ملا تو اس پر دوبارہ نماز نہیں پڑھیں گے، اور آدھا دھڑ ملا تو اگر اس میں سر بھی ہے جب بھی یہی حکم ہے، اور اگر سر نہ ہو یا طول میں سے پاؤں تک دہنا یا بایاں ایک جانب کا حصہ ملا تو دونوں صورتوں میں نہ غسل ہے، نہ کفن، نہ نماز، بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۷۴۳، مسئلہ نمبر ۲۳، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری، در مختار)

لاوارِث مُردے کا کیا کریں؟

اگر کوئی لاوارث مردہ ملا اور یہ نہیں معلوم کہ مسلمان ہے یا کافر، تو اگر اس کی وضع قطع مسلمانوں کی ہو یا کوئی علامت ایسی ہو جس سے مسلمان ہونا ثابت ہوتا ہے، یا مسلمانوں کے محلہ میں تو غسل و کفن دیں گے اور نمازِ جنازہ پڑھیں گے ورنہ نہیں۔

(بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۸۱۷، مسئلہ نمبر ۲۴، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

مسلم و کافر مردے مل جائیں تو کیا کریں؟

مسلمان مردے کافر مردوں میں مل گئے تو، اگر ختنہ وغیرہ کسی علامت سے ان میں شناخت کر سکیں تو مسلمانوں کو جدا کر کے غسل و کفن دیں اور نماز بھی پڑھیں۔ اور اگر ان میں سے امتیاز نہ ہوتا ہو تو غسل دیں اور نماز میں خاص مسلمانوں کیلئے دعا کی نیت کریں، اور ان میں اگر مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو تو مسلمانوں کے مقبرہ (قبرستان) میں دفن کریں، ورنہ علیحدہ۔

(بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۸۱۷، مسئلہ نمبر ۲۵)

کیا کافر مردے کا غسل و کفن ہے؟

کافر مردے کیلئے غسل و کفن، دفن نہیں بلکہ ایک الگ چیتھڑے میں لپیٹ کر تنگ گڑھے میں دَبا دیں۔ یہ بھی جب کریں کہ اس کا کوئی ہم مذہب نہ ہو یا اسے لے نہ جائے ورنہ مسلمان نہ ہاتھ لگائے، نہ اس کے جنازے میں شرکت کرے، اور اگر بوجہ قرابت قریبہ شریک ہو تو دور دور رہے، اور اگر مسلمان ہی اس کا رشتہ دار ہے اور اس کا ہم مذہب کوئی نہ ہو یا لے کر نہ جائے تو بلحاظِ قرابت غسل و کفن، دفن کرے تو جائز ہے، مگر کسی امر میں سنتِ (مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ نہ برتے) بلکہ نجاست دھونے کی طرح اس پر پانی بہائے اور چیتھڑے میں لپیٹ کر ایک تنگ گڑھے میں دَبا دے۔ یہ حکم کافر اصلی کا ہے۔ اور مرتد کا حکم یہ ہے کہ مطلقاً نہ اسے غسل دیں، نہ کفن، بلکہ کتے کی طرح کسی تنگ گڑھے میں دھکیل کر مٹی سے بغیر حائل کے پاٹ دیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۸۱۷، مسئلہ نمبر ۲۶، بحوالہ در مختار، رد المحتار)

کفن کیلئے سوال کرنا کیسا؟

بعض محتاج کفنِ ضرورت پر قادر ہوتے ہیں مگر کفنِ مسنون میسر نہیں (تو) وہ کفنِ مسنون کیلئے لوگوں سے سوال کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، کہ سوال بلا ضرورت جائز نہیں، اور یہاں ضرورت نہیں۔ البتہ اگر کفنِ ضرورت پر بھی قادر نہ ہو تو بقدرِ ضرورت سوال کریں زیادہ نہیں، ہاں اگر بغیر مانگے مسلمان خود کفنِ مسنون پورا کر دیں تو اِن شاءَ اللہ عزّوجل پورا ثواب پائیں گے۔

(بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۸۱۸، مسئلہ نمبر ۳، بحوالہ فتاویٰ رضویہ شریف)

اگر ورثہ میں اختلاف ہو تو کیا کریں؟

اگر ورثہ میں اختلاف ہوا، کوئی دو کپڑوں کیلئے کہتا ہے اور کوئی تین کپڑوں کیلئے تو تین کپڑے دیئے جائیں کہ یہ سنت ہے، یا یوں کیا جائے کہ اگر مال زیادہ ہے اور وارث کم تو کفنِ سنت دیں، اور اگر مال کم ہے تو کفنِ کفایت دیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۴۳۸، مسئلہ نمبر ۴)

کفن کیسا ہونا چاہئے؟

کفن اچھا ہونا چاہئے یعنی مرد عیدین و جمعہ کیلئے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہئے۔ کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ باہم ملاقات کرتے اور اچھے کفن سے تفاخر کرتے یعنی خوش ہوتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۴۳۹، مسئلہ نمبر ۵)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جب کوئی اپنے بھائی کے اُمور کا نگران ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن دے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے اور ہو سکے تو جرہ نامی یمنی کپڑے میں کفن دیا کرو۔ (کیونکہ یہ کپڑا اُس وقت اچھا سمجھا جاتا تھا) (ابو داؤد شریف، ج ۲ ص ۵۳۲)

حضرت عمیر بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی کیلئے وصیت کر کے چلے گئے وہ مر گئیں۔ لوگوں نے ان کو دو کپڑوں میں کفنا کر دفن کر دیا، اب جب وہ آئے تو انہوں نے دریافت کیا کہ کیا کفن پہنایا؟ کہا کہ پرانے دو کپڑے کفن میں دیئے۔ تو انہوں نے نکال کر ان کو اچھا کفن دیا، اور کہا کہ اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ یہ اسی کفن میں اُٹھیں گے۔ (شرح الصدور، ص ۲۵۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں بھی اسی قسم کی روایت ہے۔

علماءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اچھے کفن سے مراد یہ ہے کہ وہ سپید پاک و صاف ہو، قیمتی نہ ہو کیونکہ حدیث شریف میں زائد قیمتی کفن کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ (شرح الصدور، ص ۲۵۷)

کفن کس رنگ کا ہونا چاہئے؟

سفید رنگ کا کفن بہتر ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں کو سفید کپڑوں میں کفناؤ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سے بہترین ہیں، اور ان ہی میں اپنے مرنے والوں کو کفنایا کرو۔ (ترمذی شریف، ج ا ص ۵۱۳)

کیا کسی اور رنگ کا کفن جائز ہے؟

کسم یا زعفران کا رنگا ہوا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے، اور عورت کیلئے جائز ہے یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اس کا کفن دیا جاسکتا ہے، اور جو زندگی میں ناجائز ہے اُس کا کفن بھی ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ا ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۶، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

اگر کسی نے قیمتی کفن کی وصیت کی تو پھر کیا کریں؟

اگر کسی نے یہ وصیت کی کہ اُسے ہزار روپے کا کفن دیا جائے تو یہ نافذ نہ ہوگی بلکہ متوسط درجہ کا دیا جائے اور اسی طرح کسی نے یہ وصیت کی کہ کفن میں اسے دو کپڑے دیئے جائیں تو یہ وصیت بھی نافذ نہ ہوگی اور اسے سنت کے مطابق ہی کفن دیا جائیگا۔

(بہارِ شریعت، ج ا ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۸، بحوالہ ردالمحتار)

خنثیٰ کو کتنا اور کیسا کفن دیا جائے؟

خنثیٰ اگر عورت کی شکل کا ہو تو اسے عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں گے، مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا، اور ریشمی کپڑا بطور کفن ناجائز ہے۔ اگر خنثیٰ مرد کی شکل کا ہو تو اسے مرد کی طرح کفن دینا چاہئے۔ (موت کا مزہ، ص ۲۹۱)

خنثیٰ مشکل (یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامات پائی جاتی ہوں) کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیئے جائیں مگر کسم یا زعفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ا ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۷، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

کیا پرانے کپڑے کا کفن ہوسکتا ہے؟

جی ہاں پرانے کپڑے کا کفن بھی ہوسکتا ہے۔ مگر پرانا ہو تو (کم از کم) دھلا ہوا ہو کہ کفن ستھرا ہونا مرغوب ہے۔

(بہارِ شریعت، ج ا ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۱۰، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

کفن کیلئے کب سوال کیا جائے گا؟

اگر میت نے کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہئے، اور مدیون ہے تو قرض خواہ کفنِ کفایت سے زیادہ کو منع کر سکتا ہے، اور منع نہ کیا تو اجازت سمجھی جائے گی۔ مگر قرض خواہ کو ممانعت کا اس وقت حق ہے جب وہ تمام مال دین میں مستغرق ہو۔ نیز دین و وصیت و میراث ان سب پر کفن مقدم ہے، اور دین وصیت پر اور وصیت میراث پر۔

نیز میت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نفقہ تھا، اور اگر کوئی ایسا نہیں جس پر نفقہ واجب ہوتا ہو، یا ہے مگر نادر (کمزور) ہے، تو بیت المال سے دیا جائے گا، اور اگر بیت المال بھی وہاں نہ ہو جیسے ہندوستان میں تو پھر وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے، اگر معلوم تھا اور نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے، اگر ان لوگوں کے پاس بھی نہیں تو ایک کپڑے کی قدر اور لوگوں سے سوال کریں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۱۳)

اگر سوالیہ کفن بچ جائے تو کیا کریں؟

کفن کیلئے سوال کر کے کپڑا لائے، اس میں سے کچھ بچ رہا (ہو) تو اگر معلوم ہے کہ یہ فلاں نے دیا ہے تو اسے واپس کر دیں، ورنہ دوسرے محتاج کے کفن میں صَرف کر دیں، یہ بھی نہ ہو تو تصدق (خیرات) کر دیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۱۶)

عورت کا کفن کس کے ذمہ ہے؟

عورت نے اگرچہ مال چھوڑا، اس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے، بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی (ہو) جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا (ہے) اگر شوہر مرا اور اس کی عورت مالدار ہے جب بھی عورت پر کفن واجب نہیں۔

(بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۱۴، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

کفن واجب سے کیا مراد ہے؟

یہ جو کہا گیا کہ فلاں پر کفن واجب ہے، اس سے مراد کفن شرعی ہے، یونہی باقی سامان تجہیز، مثلاً خوشبو، اور غسال اور لے جانے والوں کی اُجرت، اور دفن کے مصارف، سب میں شرعی مقدار موجود ہے، باقی اور سب باتیں اگر میت کے مال سے کی گئیں، اور ورثہ بالغ ہوں اور سب وارثوں نے اجازت بھی دے دی ہو تو جائز ہے، ورنہ خرچ کرنے والے کے ذمہ ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۳۹، مسئلہ نمبر ۱۵، بحوالہ ردالمحتار)

اگر کوئی احرام کی حالت میں فوت ہوا تو کیا کریں؟

اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں انتقال کر جائے تو اسے اسی کے لباس میں ہی دفنا دینا چاہیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو اونٹ نے کچل دیا اور ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ احرام باندھے ہوئے تھا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور کپڑوں کا کفن پہناؤ، اسے نہ خوشبو لگاؤ، اور نہ اس کے سر کو چھپاؤ، کیونکہ اللہ عزوجل قیامت کے روز اسے تلبیہ کہتا ہوا اُٹھائے گا۔

اگر کفن چوری ہوجائے تو کیا کریں؟

اگر مردہ کا کفن چوری ہوتا ہے اور لاش ابھی تازہ ہے تو پھر کفن دیا جائے، اگر میت کا مال بدستور ہے تو اس سے، اور اگر تقسیم ہوگیا (ہو) تو ورثہ کے ذمہ کفن دینا ہے، وصیت یا قرض میں دیا گیا تو ان لوگوں پر نہیں، اور اگر کل ترکہ دین میں مستغرق ہے اور قرض خواہوں نے اب تک قبضہ نہ کیا ہو تو اسی مال سے دیں اور (اگر) قبضہ کر لیا (ہو) تو ان سے واپس نہ لیں بلکہ کفن اس کے ذمہ ہے کہ مال نہ ہونے کی صورت میں جس کے ذمہ ہوتا ہے، اور اگر صورتِ مذکورہ میں لاش پھٹ گئی تو کفن مسنون کی حاجت نہیں ایک کپڑا کافی ہے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۴۰، مسئلہ نمبر ۲۰، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہی ہے، مگر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک محرم دوسرے مردوں کی طرح ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس فوت ہونے والے کو دو کپڑوں میں جو کفن دیا، وہ ضرورت کے تحت تھا کیونکہ اور کپڑا نہ تھا اور اسے خوشبو نہ لگانا اور سر نہ ڈھانکنا صرف اس کیلئے خاص تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حکم سب احرام والوں کیلئے بطور تشریع نہ دیا تھا۔ واللہ رسول اعلم (موت کا مزہ، ص ۱۹۶)

اگر خالی کفن ملے تو کیا کریں؟

اگر مردہ کو جانور کھا گیا اور کفن پڑا ملا تو اگر (کفن) میت کے مال سے دیا گیا ہے (تو) ترکہ میں شمار ہوگا اور (اگر) کسی اور نے دیا ہے، اجنبی یا رشتہ دار نے تو دینے والا مالک ہے جو چاہے کریں۔ (بہارِ شریعت، ج ۱ ص ۳۴۰، مسئلہ نمبر ۲۱، بحوالہ فتاویٰ عالمگیری)

ایک غلطی کا ازالہ

صدر الشریعہ استاذ العلماء مولانا محمد امجد علی اعظمی قادری برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہارِ شریعت جلد اوّل حصہ چہارم کے صفحہ نمبر ۳۴۰ پر نقل فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں عام رواج ہے کہ کفنِ مسنون کے علاوہ اوپر سے ایک چادر اوڑھاتے ہیں، وہ تکیہ دار یا کسی مسکین پر تصدق (خیرات) کرتے ہیں (اور) ایک جانماز ہوتی ہے جس پر امام جنازے کی نماز پڑھاتا ہے، وہ بھی تصدق (خیرات) کر دیتے ہیں، اگر یہ چادر و جانماز میت کے مال سے نہ ہوں، بلکہ کسی نے اپنی طرف سے دیا ہے اور عادۃً وہی دیتا ہے جس نے کفن دیا، بلکہ کفن کیلئے جو کپڑا لایا جاتا ہے وہ اسی اندازہ سے لایا جاتا ہے جس میں یہ دونوں بھی ہو جائیں، جب تو ظاہر ہے کہ اس کی اجازت ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر میت کے مال سے ہے تو (اس کی) دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ ورثہ سب بالغ ہوں، اور سب کی اجازت سے ہو جب بھی جائز ہے، اور اگر اجازت نہ دی تو جس نے میت کے مال سے منگایا اور تصدق (خیرات) کیا اس کے ذمہ یہ دونوں چیزیں ہیں، یعنی ان میں جو قیمت صرف ہوئی ترکہ میں شمار کی جائے گی اور وہ قیمت خرچ کرنے والا اپنے پاس سے دے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ورثہ میں کل یا بعض نابالغ ہیں تو اب وہ دونوں چیزیں ترکہ سے ہرگز نہیں دی جا سکتیں، اگرچہ اس نابالغ نے اجازت بھی دے دی ہو، کہ نابالغ کے مال کو صرف کر لینا حرام ہے۔ لوٹے، گھڑے، ہوتے ہوئے خاص میت کے نہلانے کیلئے خریدے تو اس میں (بھی) یہی تفصیل ہے۔

تیجہ، دسواں، چالیسواں، ششماہی، برسی کے مصارف میں بھی یہی تفصیل ہے کہ اپنے مال سے جو چاہے خرچ کرے اور میت کو ثواب پہنچائے اور میت کے مال سے یہ مصارف اسی وقت کئے جائیں کہ سب وارث بالغ ہوں اور سب کی اجازت ہو ورنہ نہیں، مگر جو بالغ ہو اپنے حصہ سے کر سکتا ہے۔

ایک صورت اور بھی ہے کہ میت نے وصیت کی ہو تو دین ادا کرنے کے بعد جو بچے اس کی تہائی میں وصیت جاری ہوگی، اکثر لوگ اس سے غافل ہیں یا ناواقف، کہ اس قسم کے تمام مصارف کر لینے کے بعد اب جو باقی رہتا ہے اسے ترکہ سمجھتے ہیں، ان مصارف میں نہ وارث سے اجازت لیتے ہیں، اور نہ ہی نابالغ وارث ہونا مغر جانتے ہیں، اور یہ سخت غلطی ہے۔

اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیجہ وغیرہ کو منع کیا جاتا ہے کہ یہ تو ایصالِ ثواب ہے، اسے کون منع کرے گا۔ منع تو وہ کرے جو وہابی ہو، بلکہ ناجائز طور پر جو ان میں صرف کیا جاتا ہے اس سے منع کیا جاتا ہے، کوئی اپنے مال سے کرے یا ورثاء بالغین ہوں، تو ان سے اجازت لے کر کرے تو ممانعت نہیں۔ (بہارِ شریعت، ص ۳۴۱)

کفن کے ساتھ تبرکات رکھنا

محترم پیارے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دین و معظمانِ دین کے تبرکات، میت کے ساتھ یعنی اس کے جسم سے ملحق کرکے یا کفن میں یا قبر میں دفن کرنا جائز ہے۔ اور اس کے جواز کے ثبوت میں کچھ معتبر اور مستند حوالے ذیل میں درج ہیں۔

تبرک کیلئے غلافِ کعبہ کا ٹکڑا کفن میں رکھنا

تبرک کیلئے غلافِ کعبہ کا چھوٹا ٹکڑا میت کے سینہ یا چہرے پر رکھنا بلاشبہ جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ (مترجم)، ج۹ ص ۱۰۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چھڑی دفن کی گئی

حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی (عصا، لکڑی) تھی وہ چھڑی ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے رکھ کر ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(مختصر تاریخ دمشق، ج۵ ص ۸۰۔ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن، بریلی، ص ۱۱)

حضرت فاطمہ بنت اسد کو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا قمیص اطہر کفن میں عنایت فرمایا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد کا انتقال ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا مبارک کرتہ اُتار کر انہیں پہنایا، اور ان کی قبر میں لیٹے۔ جب قبر پر مٹی برابر کردی گئی، تو کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آج ہم نے آپ سے ایسا عمل دیکھا جو حضور نے کسی کے ساتھ نہ کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے میں نے اپنا کرتہ اس لئے پہنایا تاکہ یہ جنت کے کپڑے پہنے، اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا تاکہ قبر کا دباؤ اس پر کم ہو۔ یہ ابو طالب کے بعد خلقِ خدا میں میرے ساتھ سب سے زیادہ نیک سلوک کرنے والی تھیں۔ (معرفۃ الصحابہ، ج۱ ص ۲۸۷ تا ۲۸۹۔ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن، ص ۹۔ مجمع الزوائد بحوالہ معجم اوسط، ج۹ ص ۲۵۸)

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک جلیل القدر صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان کے نیچے رکھ کر دفن کئے گئے

ابن سکن نے بطریق صفوان بن ہبیرہ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ یہ موئے مبارک حضورِ اقدس، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔ اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ اس لئے میں نے رکھ دیا۔ وہ یوں ہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ، ج ۱ ص ۷۲)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کُرتا، ناخن اور موئے مبارک دفن کئے گئے

امام ابو عمر یوسف بن عبد البر اپنی کتاب "الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب" میں فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت وصیت فرمائی۔ میں صحبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرفیاب ہوا، ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لے کر ساتھ ہوا، حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مقدس لباس سے کُرتا جو کہ بدن اقدس سے ملا ہوا تھا، مجھے عنایت فرمایا، وہ کرتا میں نے آج کے دن کیلئے چھپا رکھا تھا، اور ایک دن حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن پاک اور موئے مبارک تراشے، وہ میں نے لے لئے اور آج کے دن کیلئے چھپا رکھے۔ پس جب میں مر جاؤں تو اس قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے، میرے بدن سے متصل رکھنا، اور موئے مبارک اور مقدس ناخن کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود (سجدہ کرنے کے اعضاء) پر رکھ دینا۔ (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب علی ہامش الاصابہ، ج ۳ ص ۳۹۹)

امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت

حاکم نے مستدرک میں بطریق حمید بن عبد الرحمان سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ ہم سے حسن بن صالح نے حدیث بیان کی، وہ ہارون بن شہید سے، وہ ابو وائل سے راوی ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مشک تھا۔ آپ نے وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کیا جائے۔ اور فرمایا کہ وہ مشک حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین، ج ۱ ص ۳۶۱۔ نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ، ج ۲ ص ۲۵۹)

حنوط، خوشبودار چیزوں کا ایک مرکب جو مردے کے غسل کے دینے کے بعد اس پر ملتے ہیں (یعنی لگاتے ہیں)۔

(فیروز اللغات، ص ۵۰۰)

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالٰی عنہا کے کفن میں اپنا تہبند شریف عطا فرمایا

محمد بن سیرین حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صاحبزادی انتقال فرما گئیں تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تین یا پانچ مرتبہ اگر ضرورت محسوس ہو تو اس سے زیادہ (سات مرتبہ) غسل دو اور جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو (اُمّ عطیہ کا کہنا ہے) جب ہم غسل سے فارغ ہوئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنا تہبند دیا اور فرمایا اسے اِس میں لپیٹ دو۔ (بخاری شریف، ۵۱۳)

ارشادات علماء محدثین کرام

علماءِ کرام رحمہم اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف پیروں کے لباس میں مریدوں کو کفن دینے کی اصل ہے۔

لمعات میں ہے، یہ حدیث صالحین کے آثار اور ان کے لباس سے برکت حاصل کرنے کے سلسلے میں اصل ہے، جیسا کہ مشائخ کے بعض ارادت مند (مرید) ان کی قمیصوں کا کفن پہنتے ہیں۔ (لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۴ ص ۳۱۸)

کفن پر کلمہ شہادت، عہد نامہ وغیرہ لکھنا کیسا؟

میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے میت کیلئے مغفرت کی اُمید ہے۔

حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہم جو حضورِ اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور عظیم المرتبت صحابی ہیں، انہوں نے خود اپنے کفن پر کلمہ شہادت لکھا۔ اپنی حیات میں اپنا کفن تیار کر رکھا اور اپنے کفن پر اپنے ہاتھوں سے کلمہ شہادت لکھا۔ (فتاویٰ رضویہ، مترجم، ج ۹ ص ۱۰۸۔ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن، ص ۴)

حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالٰی عنہم نے خود اپنے ہاتھوں سے کفن کے کناروں پر یہ لکھا تھا:

"یشھد کثیر بن عباس ان لا الٰہ الا اللّٰہ"

"کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔"

(حلیۃ الاولیاء، ج ۲ ص ۴۳۔ مصنف عبد الرزاق، ج ۳ ص ۴۱۱)

امام بخاری کے ہم عصر سیّدی ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی نے روایت کی کہ حضور پُر نور، سیّدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، جو یہ دعا کسی پرچہ پر لکھ کر میت کے سینہ و کفن کے درمیان رکھ دے، اسے عذاب نہ ہو اور نہ منکر نکیر آئیں۔ اور وہ دعا یہ ہے:

"لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ، لا الٰہ الا اللّٰہ لہ الملک ولہ الحمد، لا الٰہ الا اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم"

(نوادر الاصول، ص ۲۱۴۔ الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن، ص ۴)

عذابِ الٰہی سے نجات کا پروانہ

امام اجل محمد بن محمد حافظ الدین کردری اپنی کتاب "وجیز" میں ان الفاظ سے فرماتے ہیں۔ امام صفار نے ذکر فرمایا کہ اگر میت کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھ دیا جائے، تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے اور قبر کے عذاب سے امان میں رکھے۔ (فتاویٰ بزازیہ علی هامش فتاویٰ ہندیہ، ج ٦ ص ٣٧٩)

دِرِ مختار میں ہے کہ مردے کی پیشانی یا عمامہ یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کیلئے بخشش کی اُمید ہے۔ کسی صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کی پیشانی اور سینے پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھ دیں، لکھ دیا گیا۔ پھر خواب میں نظر آئے، حال پوچھنے پر فرمایا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا تو عذاب کے فرشتے آئے۔ مگر جب میری پیشانی پر "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" لکھا دیکھا، کہا تجھے عذابِ الٰہی سے امان ہے۔ (در مختار شرح تنویر الابصار، ج ١ ص ١٦)

عاشق کے کفن پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پسینے کے قطرے

فیروز مندیوں کی کوئی متعین گھڑی نہیں ہوتی رحمتوں کا دروازہ یک بیک کھلتا ہے اور دل کے ظلمت خانے میں سعادت کا چراغ اچانک روشن ہوتا ہے۔ یہی ماجرا اس یہودی نوجوان کے ساتھ بھی پیش آیا۔ دیکھنے کو تو اس نے رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرہ زیبا سینکڑوں بار دیکھا تھا۔ آنکھیں کھلیں اور بند ہو گئیں، نظر پڑی اور بکھر گئی، لیکن آج جانے کون سی گھڑی تھی کہ نظر پڑتے ہی دل میں متر ازدہ ہو گئی، بجلی چمکی خرمن جلا اور سارا وجود خاکستر ہو گیا اب دل اپنے قابو میں نہیں تھا۔

قیامت کی بات یہ ہوئی کہ گھر کی چار دیواری میں جس رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام لینا گیتی کا سب سے بڑا جرم تھا۔ اب اس کی محبت کا آشیانہ گھر کے باہر نہیں دل کے نہاں خانے میں بن چکا تھا۔ عشق اور وہ بھی رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عشق، جس کی خوشبو سے دونوں عالم مہک اُٹھتے ہیں، اس کا چھپانا آسان نہیں تھا۔

اُمید و بیم کی کش مکش میں جان کے لالے پڑگئے، دل کا تقاضا یہ تھا کہ اس محفل نور میں چلیے، دیدہ بیتاب کا اصرار تھا کہ جلوہ شاداب کی ٹھنڈک حاصل کریں، ادھر گھر والوں کا خوف، سماج کا خطرہ، کسی نے ان کی محفل میں جاتے ہوئے دیکھ لیا تو آلام کا محشر بپا ہو جائے گا، آہنی دیواروں کے حصار میں دلِ مبتلا محصور ہو کر رہ گیا تھا، قدم اُٹھانے کی کہیں کوئی صاف جگہ نہیں مل رہی تھی۔

آخر دل نہیں مانا غلبۂ عشق میں اٹھے اور مسجد نبوی کے دروازے کے قریب سے گزرتے ہوئے دز دیدہ نگاہوں سے انھیں دیکھ آئے، کبھی دوسری طرف رخ کر کے کسی گزر گاہ پر بیٹھ گئے اور دور ہی سے جلوۂ خدا نما کا نظارہ کر لیا۔

اسی طرح دن گزرتے گئے اور دل کے قرینِ عشق کی چنگاری سلگتی رہی، محبت کی تپش سے آنکھوں کی نیند اڑ گئی، چہرے کا رنگ اتر گیا، جی کھول کر رو بھی نہیں سکتے تھے کہ دل کی بھڑاس نکلتی اور غم کا بوجھ ہلکا ہوتا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ حالات کے جبر اور جاں گسل ضبط نے بیمار ڈال دیا۔ باپ نے ہر چند علاج کرایا، وقت کے بڑے بڑے طبیب آئے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، جسم و تن کی بیماری ہو تو دوا کام بھی کرے، عشق کے آزار کا کیا علاج ہے کس مسیحا نے محبت کے مریض کو شفاء بخشی ہے جو وہ شفاء یاب ہوتا؟

ہزار جتن کے باوجود حالت دن بدن گرتی گئی، پھول کی طرح شگفتہ نوجوان سوکھ کے کانٹا ہوگیا، ماتما کی ماری ہوئی ماں بالیں پکڑ کے روتی رہی، باپ پاگلوں کی طرح سر پٹکتا، خاندان کے افراد کفِ افسوس ملتے، لیکن بیمار کا حال کوئی نہیں سمجھ پاتا، اب بیمارِ عشق حیات کی آخری منزل کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا، ناتوانی اور ضعف کی شدت سے آواز مدہم پڑگئی، زبان کی گویائی جواب دینے لگی، کبھی کبھی ٹھنڈی آہوں کا دھواں فضا میں بکھر جاتا اور بس۔

آج ایک عاشقِ مہجور کی زندگی کی آخری شام تھی، آنکھیں پتھرانے لگیں، جسم کے انگ انگ سے موت کے آثار ابھرنے لگے، ہچکیاں لیتے ہوئے حسرت بھری نگاہوں سے باپ کی طرف دیکھا، فرطِ محبت سے باپ کا کلیجہ پھٹ گیا۔۔۔۔

منہ کے قریب کان لگا کر کہا، میرے لعل! کچھ کہنا چاہتے ہو؟

زبان کھلتے ہی آواز حلق میں پھنس گئی، بڑی مشکل سے اتنے الفاظ نکل سکے۔

آپ وعدہ کریں کہ میری زندگی کی آخری خواہش پوری کردیں گے تو میں کچھ کہوں۔

باپ نے دردناک اضطراب کے ساتھ جواب دیا، میرے جگر کی ٹھنڈک! یہ گھڑی بھی وعدہ لینے کی ہے تمہاری خواہش پر اپنی جان کا قیمتی سرمایہ بھی لٹانے کیلئے تیار ہوں تم بے خطر اپنی خواہش کا اظہار کرو۔ وعدہ کرتا ہوں کہ بے دریغ اسے پورا کروں گا۔

بیٹے نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان میں کہا، بابا جان! برا نہ مانیں۔ چند برسوں سے میں محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت کے اضطراب میں سلگ رہا ہوں، آپ کے خوف سے زندگی کا یہ مخفی راز ہم نے کبھی فاش نہیں ہونے دیا، ان کی موہنی صورت، ان کا پُر نور چہرہ، اور ان کی دل آویزہ شخصیت نگاہ سے ایک لمحہ کیلئے بھی اوجھل نہیں ہوتی، انہیں کی یاد میں سوتا ہوں، انہیں کے خیال میں جاگتا ہوں، جب سے بسترِ علالت پر پڑا ہوں جلوۂ اقدس کی ایک جھلک کیلئے ترس گیا ہوں، اب جبکہ میری زندگی کا چراغ گل ہو رہا ہے، دل کی آخری تمنا ہے کہ ایک بار ان کے روئے تاباں کی زیارت کرلوں اور دم نکل جائے۔ زحمت نہ ہو تو ذرا انہیں خبر کر دیجئے کہ کل ورخ کا ایک غلام دنیا سے رُخصت ہو رہا ہے۔ بالیں پر کھڑے ہو کر اسے اُخروی نجات کا مژدہ سنا دیں۔

بیٹے کی یہ آرزوئے شوق معلوم کر کے غصے سے باپ کا چہرہ تمتما اُٹھا، لیکن جلد ہی اس نے اپنے جذبات پر قابو پا لیا۔ اکلوتا بیٹا زندگی کی آخری سانس، اب کسی طرح کی فہمائش کا بھی موقعہ نہیں تھا چاروناچار بیٹے کا ناز اُٹھانے کیلئے دل کو راضی کرنا پڑا۔

لرزتی ہوئی آواز میں کہا، میرے لختِ جگر! اگرچہ میرے لئے یہ بات سخت ناگواری کی ہے، لیکن یہ خیال کر کے کہ تم دنیا سے حسرت زدہ ہو کر نہ جاؤ میں تمہاری خواہش کی تکمیل کیلئے جا رہا ہوں۔ کل صبح سے مجھے اسرائیلی سماج کا مجرم کہا جائے گا، لیکن تمہاری بے چین روح کی آسودگی کیلئے یہ ننگ بھی گوارا ہے۔

بادلِ نخواستہ اُٹھا اور کاشانہ نبوت کی طرف چل پڑا، قدم اٹھ نہیں رہے تھے اُٹھائے جا رہے تھے۔ مسجدِ اقدس کے دروازے پر کھڑے ہو کر آواز دی، میں محمدِ عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے ملنا چاہتا ہوں، کوئی انھیں خبر کر دو۔

چند ہی لمحے کے بعد سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سامنے جلوہ گر تھے۔ ارشاد فرمایا، تمہیں کیا کہنا ہے؟

دل کا کشور فتح کر لینے والی یہ آواز سن کر یہودی کے ذہن و خیال کی بنیاد ہل گئی۔ بھرائی ہوئی آواز میں کہا، میرا اکلوتا بیٹا عین شباب کی منزل میں دنیا سے رخصت ہو رہا ہے تمہاری عقیدت و محبت کا سحر حلال اب اسے موت کی آغوش میں سلانا ہی چاہتا ہے، تمہارے جمال کی زیبائش و کشش پر سارا عرب دیوانہ ہے اس نے ہمارے یہودی نژاد بچے کو بھی ایک عرصے سے گھائل کر رکھا ہے، اب وہ بستر مرگ پر تڑپ رہا ہے، اس کی آخری تمنا ہے کہ تم اس کی بالیں پر کھڑے ہو کر اپنی خوشنودی اور اُخروی نجات کا مژدہ سنا دو۔

یہ سنتے ہی سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا، چلو اس فیروز بخت نوجوان کو دیکھ آئیں جس کے خیر مقدم کیلئے آسمانوں میں ہنگامہ شوق برپا ہے۔

انتظار کرتے کرتے بیمار محبت کی آنکھیں بند ہو گئیں تھیں، باپ نے سرہانے کھڑے ہو کر آواز دی، نورِ عین! آنکھیں کھولو! تمہارے مرکز عقیدت آ گئے، یہ دیکھو! سربالیں محمد عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کھڑے ہیں۔

اس آواز پر جاتی ہوئی روح پلٹ آئی، بیمار نے آنکھیں کھول دیں، نظر کے سامنے عرش کی قندیل کا نور چمک رہا تھا۔ نحیف و کمزور آواز میں اظہارِ تمنا کیا۔

سرکار! دل میں عشق و ایمان کی مقدس امانت لئے ہوئے اب عالم جاوید کی طرف جا رہا ہوں کاکل و رخ کے غلاموں میں میرا بھی نام درج کر لیا جائے خدائے لاشریک کا ایک سجدہ بھی نامہ زندگی میں نہیں ہے اس تہہ دستی کے باوجود کیا میں اپنی نجات کی اُمید رکھوں؟

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تسلی آمیز لہجے میں ارشاد فرمایا، زبان سے کلمہ توحید کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ تمہاری نجات کا میں ضامن ہوں۔

نوجوان کا باپ جواب سن کر پھوٹ پڑا جذبات میں بے قابو ہو کر بیٹے کو تلقین کی، فرزندِ سعید! ہزار دشمنی کے باوجود دل کا یہ اعتراف اب نہیں چھپا سکتا کہ ایک سچے پیغمبر کی زبانِ حق ترجمان سے یہ جملہ صادر ہوا ہے۔ فرش گیتی پر کسی بندے کو اس سے زیادہ کوئی ارجمند گھڑی نہیں میسر آ سکتی ہے کہ مالک کبریا کا حبیب اس کی نجات کیلئے اپنی ضمانت پیش کر رہا ہے تم صاف و صریح لفظوں میں وعدہ لے کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

نوجوان نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا، سرکار! قبر کی منزل سے لے کر دخولِ جنت تک آپ کی ضمانت پر اسلام قبول کرتا ہوں "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ" کی مدہم آواز فضا میں گونجی اور کشور محبت کے ایک فیروز بخت نوجوان نے ہمیشہ کیلئے آنکھیں بند کر لیں۔ ماتم واندوہ سے سارے گھر میں کہرام مچ گیا۔

نوجوان کے باپ نے ڈبڈباتے ہوئے کہا، حضور! اب یہ جنازہ میرا نہیں ہے، اسلام کی مقدس امانت ہے، اب یہ میرے گھر کی بجائے آپ کے درِ رحمت سے اُٹھے گا۔ تجہیز و تکفین کی ساری ذِمہ داری آپ ہی کے سپرد ہے۔

باپ کی درخواست قبول فرمالی گئی۔ صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، عشق وایمان کا یہ گنج گرانمایہ اپنے دوش پر اٹھالو۔ عروسِ نوبہار کی طرح یہ جنازہ مدینے کی گلیوں سے گزرے گا۔

مرگِ عاشق کی سارے مدینے میں دھوم مچ گئی تھی۔ جنازے میں شرکت کیلئے آس پاس کی ساری آبادیاں سمٹ آئیں، آخری دیدار کیلئے چہرے سے جونہی کفن ہٹایا گیا آنکھوں میں بجلی سی کوند گئی، عارض تاباں سے نور کی کرن پھوٹ رہی تھی، ہونٹوں پر تبسم رقصاں تھا، جانے والا خالی ہاتھ نہیں تھا، کونین کی خلعتیں کفن کے پردوں میں چھپائے ہوئے تھا۔

عاشق کا جنازہ تھا بڑی دھوم سے اُٹھا، کثرت اژدہام سے مدینے کی گلیوں میں تل رکھنے کی جگہ باقی نہیں تھی۔ پتھروں کے سینے پر کف پا کا نقش بٹھانے والے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج جنازے کے ہمراہ پنجوں کے بل چل رہے تھے، اس ادائے رحمت کہ گُنہہ معلوم کرنے کیلئے لوگ تصویر شوق بنے ہوئے تھے۔ نہیں رہا گیا۔ تو آخر ایک صحابی نے پوچھ ہی لیا۔ ارشاد فرمایا، آج عالم بالا سے رحمت کے فرشتے اتنی کثرت سے جنازے میں شریک ہیں کہ ان کے ہجوم میں بھرپور قدم رکھنے کی کوئی جگہ نہیں مل رہی ہے۔

جنت البقیع میں پہنچ کر جنازہ فرش خاک پر رکھ دیا گیا، لحد میں اُتارنے کیلئے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود اندر تشریف لے گئے، داخل ہونے سے پہلے ہی عاشق کی قبر رحمت ونور سے جگمگا اُٹھی، اپنے دستِ کرم کا سہارا دے کر سرکارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ لحد میں اُتارا۔ کافی دیر کے بعد لحد سے جب باہر تشریف لائے تو پسینے میں شرابور تھے، چہرے پر خوشی کا انبساط لہرا رہا تھا۔

تجہیز و تدفین سے فراغت کے بعد حلقہ بگوشوں نے دریافت کیا، حضور! چہرہ زیبا پر پسینے کے قطرے کیوں چمک رہے ہیں ایسا لگتا ہے کہ سرکار کو کسی بات کی مشقت اُٹھانی پڑی ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے جواب مرحمت فرمایا، اس عاشق جواں سال نے دمِ واپسیں مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ لحد کی منزل سے لے کر دخولِ جنت تک میری رحمتوں کی ضمانت اسے حاصل رہے گی۔ میرے اشارہ ابرو کی شہ پاکر حورانِ خلد کا بہت بڑا اژدہام اس کی لحد کے قریب پہلے ہی جمع ہو گیا تھا۔ جوں ہی اسے لحد میں اُتارا گیا چہرے کی بلائیں لینے کیلئے وہ ہر طرف سے بے تحاشا ٹوٹ پڑیں، ہجوم شوق کا امنڈیا ہوا سیلاب میرے ہی قدموں سے ہو کر گزر رہا تھا، اسی عالم وارفتہ حال میں مجھے تھوڑی سی مشقت اُٹھانی پڑی اور میں پسینہ پسینہ ہو گیا، اور ایسا ہونا بھی رحمت کا ہی تقاضا تھا کہ پسینے کے چند قطرے کفن کی چادر پہ ٹپک گئے، اب اس کی خواب گاہ صبح محشر تک مہکی رہے گی۔

بندہ نوازی کی یہ رودادِ جاں فروز معلوم کر کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی روحیں اپنے اپنے قالب میں جھوم اُٹھیں، عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سرفرازی نے ایک ایسے نوجوان کو اُخروی اعزاز کے منصبِ عظیم پر پہنچا دیا تھا جس کے نامہ حیات میں ایک سجدہ بندگی کا بھی اندراج نہیں تھا۔

سچ کہا ہے کہنے والوں نے کہ "جسے پیا چاہے وہی سہاگن"۔

(زلف و زنجیر مع لالہ زار، ص ۱۵۴ تا ۱۵۹)

77 سال بعد بھی کفن صاف

پیارے اور محترم اسلامی بھائیو! حضرت سیّدنا سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے تقریباً ۷۷ سال کے بعد کسی سبب کے باعث آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک بیٹھ گئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دوسری قبر میں منتقل کرنے کیلئے قبر کشائی کی گئی تو دیکھنے والوں کا کثیر اژدہام تھا۔

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر سے سل ہٹائی گئی تو دیکھنے والوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا 77 سال کے بعد بھی کفن مبارک ایسا صاف و شفاف تھا جیسا کہ آج ہی کسی نے رکھا ہو۔

جس دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوا تھا اس دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داڑھی مبارک کا خط بنوایا تھا ۷۷ سال گزر جانے کے باوجود ایسا لگ رہا تھا جیسے آج ہی خط بنایا ہو۔ پیارے اسلامی بھائیو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کچھ لوگ اللہ والوں کو آزمانے والے بھی ہوتے ہیں، اس اژدہام میں بھی ایک شخص ایسا تھا، اس نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو آزمانے کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رخسار کو انگلی سے ہلکا سا دبایا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک میں خون گردش کرنے لگا، جیسا کہ کسی زندہ آدمی کو دبایا جائے تو اس کا جسم سفید ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسم بھی سفید ہو گیا۔ گویا ۷۷ سال بعد بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم میں خون گردش کر رہا تھا۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ سب برکتیں اس لئے تھیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، ہم ڈوبتے ہوؤں کیلئے سفینہ، اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب، دانائے غیوب، مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار، شانِ والا تبار، حبیبِ پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے والے تھے۔

اسی عشق و مستی میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود و سلام کی فضیلت پر ایک جامع کتاب لکھی جس کا نام "دلائل الخیرات" رکھا اس کتاب کو لکھنے کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ بھی انعام ملا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک سے کستوری کی خوشبوئیں آیا کرتی تھیں۔

پیارے اور میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہماری قبر اس طرح جنت کا گہوارہ بن جائے تو آپ بھی میٹھے آقا، مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا معمول بنا لیجئے۔ (رہنمائے مدنی قافلہ، ص ۱۴۹، بحوالہ مطلع المسرات)

مرحومہ کفن پھاڑ کے اُٹھ بیٹھی

پیارے اسلامی بھائیو اور محترم اسلامی بہنو! ایک مرتبہ کراچی کے ایک علاقہ کورنگی ایریا میں دعوتِ اسلامی کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کیا گیا، دور دور سے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرکت کی سعادت حاصل کی، اس اجتماع کی ایک بڑی خاصیت یہ بھی تھی کہ اس میں اپنے وقت کے ولی کامل جنہیں لوگ امیر اہلسنّت امیر دعوتِ اسلامی کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ آپ کے زہد و تقویٰ کا قریب قریب ثانی نہیں ملتا۔

خیر آپ اُس اجتماع میں تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو دورانِ اجتماع ایک اسلامی بھائی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس پر خوف و دہشت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نوجوان اسلامی بھائی نے حلفیہ بیان دیا کہ میرے ایک عزیز کی جوان بیٹی اچانک فوت ہو گئی، جب ہم تدفین سے فارغ ہو کر واپس پلٹے تو مرحومہ کے والد کو یاد آیا کہ اس کا ایک ہینڈ بیگ جس میں اہم کاغذات تھے وہ غلطی سے میت کے ساتھ قبر ہی میں دفن ہو گیا ہے۔

چنانچہ بامر مجبوری ہم نے جا کر دوبارہ اس کی قبر کھودنی شروع کر دی، جوں ہی ہم نے قبر سے سل ہٹائی تو خوف کے مارے ہماری چیخیں نکل گئیں، کیونکہ جس خوبصورت نوجوان لڑکی کو ہم نے ابھی ابھی صاف ستھرے کفن میں لپیٹ کر سلایا تھا وہ اچانک کفن پھاڑ کر اُٹھ بیٹھی، اور وہ بھی کمان کی طرح ٹیڑھی۔

آہ! اس کے سر کے بالوں سے اس کی ٹانگیں بندھی ہوئی تھیں، اور کئی چھوٹے چھوٹے نامعلوم خوفناک جانور اس سے چمٹے ہوئے تھے۔ یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر مارے ہماری گھگی بندھ گئی اور ہینڈ بیگ نکالے بغیر جوں توں مٹی پھینک کر ہم بھاگ کھڑے ہوئے، گھر آ کر میں نے عزیزوں سے اس لڑکی کا جرم دریافت کیا تو بتایا گیا کہ عام لڑکیوں کی طرح یہ بھی فیشن ایبل تھی، ابھی انتقال سے چند روز پہلے رشتہ داروں میں شادی تھی اس نے بھی دوسری لڑکیوں کی طرح فیشن کے بال کٹوا کر بن سنور کر عام عورتوں کی طرح بے پردہ شادی کی تقریب میں شرکت کی تھی۔

کیا اس بدنصیب فیشن پرست لڑکی کی داستانِ غم نشان پڑھ کر میری وہ بہنیں درسِ عبرت حاصل نہیں کریں گی؟ جو شیطان کے اُکسانے پر حیلے بہانے کرتی ہیں کہ میری تو مجبوری ہے، ہمارے گھر میں کوئی پردہ نہیں کرتا، خاندان کے رواج کو بھی دیکھنا پڑتا ہے، بس دل کا پردہ ہوتا ہے، ہماری نیت تو صاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

میری محترم اسلامی بہنو! ذرا غور تو کرو کیا یہ خاندانی رسم و رواج، اور نفس کی مجبوریاں آپ کو عذابِ قبر و جہنم سے نجات دلا دیں گی؟ کیا آپ بارگاہِ خداوندی عزوجل میں بھی اسی طرح کی کھوکھلی اور ناپائیدار مجبوریاں بیان کر کے چھٹکارا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی؟ اگر نہیں اور واقعی نہیں تو پھر آپ کو ہر حال میں فیشن پرستی اور بے پردگی سے توبہ کرنی پڑے گی۔

کفن میں سانپ

ایک شخص فوت ہو گیا جب اس کا جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی ہے جب کفن کھول کر دیکھا تو لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ کفن میں زہریلا سانپ تھا جو اسے ڈس رہا تھا۔ لوگ مارنے کیلئے آگے بڑھے تو سانپ نے کلمہ پڑھا اور بولا تم مجھے کیوں مارتے ہو میں از خود نہیں آیا بلکہ مجھے اللہ عزوجل نے اس پر مسلط کیا ہے میں اسے قیامت تک عذاب دوں گا لوگوں نے پوچھا اے سانپ یہ تو بتا کہ اس کا جرم کیا تھا؟ سانپ نے کہا اس کے تین جرم تھے:۔

(۱) یہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا۔

(۲) یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا۔

(۳) یہ علماء کی بات نہیں سنتا تھا۔

(رہنمائے مدنی قافلہ، ص ۱۸۶، بحوالہ پیغام عبرت، ص ۲۸، بحوالہ درۃ الناصحین)

مدنی کفن

حضرت سہل بن سعد بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت لکیر بنی ہوئی حاشیہ لگی ہوئی چادر لیکر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئی (سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) کیا جانتے ہو بردہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا وہ بدن پر اوڑھنے والی چادر ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہاں (وہی چادر)۔ اس عورت نے عرض کیا میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور اس لئے لیکر آئی ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنیں۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حاجت بھی تھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو لے لیا۔ پھر ہماری طرف تشریف لائے اور وہ چادر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تہبند تھی۔ فلاں (عبدالرحمٰن بن عوف یا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے اس چادر کا حسن بیان کیا (یعنی کتنی خوبصورت ہے) اور کہا مجھ کو پہنا دیجئے یہ چادر کتنی خوبصورت ہے۔ لوگوں نے کہا تو نے اچھا نہیں کیا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاجت محسوس کرتے ہوئے اس کو پہنا ہے۔ پھر تم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا ہے حالانکہ تم جانتے ہو وہ سائل کو رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا اللہ کی قسم! میں نے اس چادر کو پہننے کیلئے نہیں مانگا میں نے تو صرف اس لئے مانگا ہے کہ وہ میرا کفن ہو جائے۔

حضرت سہل بن سعد نے کہا وہ چادر اس کا کفن بنی۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۲۰)

لمبا کفن

حضرت خلف بردانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا جب کفنوں میں سے ایک کفن اس کیلئے منتخب کیا گیا تو وہ کچھ بڑھا ہوا تھا، لوگوں نے اتنی مقدار میں کاٹ دیا، تو اسے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! تم نے میرے کفن میں بخل کیا، لیکن میرے رب نے مجھے ایک لمبا کفن دے دیا یہ کہہ کر اس نے (پہلے والا) کفن واپس کر دیا۔ اب صبح کو جب دیکھا گیا تو دوسرے کفنوں میں وہ کفن بھی پایا گیا جو اس کو پہنایا گیا تھا۔ (شرح الصدور، ص۲۵۹)

☆ -- ☆

مآخذ و مراجع

فتاویٰ رضویہ جدید	رضا فاؤنڈیشن، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
سنن ابوداؤد (مترجم)	فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور
شرح مشکوٰۃ، ترجمہ اشعۃ اللمعات	فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور
فتاویٰ فیض الرسول	شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور
موت کا منظر مع احوالِ حشر و نشر	شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور
موت کا مزہ	ادارہ پیغام القرآن، اُردو بازار لاہور
بہارِ شریعت	مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
زلف و زنجیر مع لالہ زار	مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
رہنمائے مدنی قافلہ	میلاد پبلی کیشنز دربار مارکیٹ لاہور
انمول خزانہ	مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ لاہور
مختصر تاریخ دمشق	دار الفکر، بیروت
الحرف الحسن فی کتاب علی الکفن	حسنی پریس، بریلی شریف
الاصابہ فی تمیز الصحابہ	دار صادر، بیروت
معرفۃ الصحابہ	مکتبۃ الدار، مدینہ منورہ شریف
مجمع الزوائد	دار الکتاب، بیروت
شرح الصدور	شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور
ترمذی شریف (مترجم)	فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور
الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب علی حاش الاصابہ	دار صادر، بیروت
المستدرک علی الصحیحین	دار الفکر، بیروت
نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ	مکتبۃ الاسلامیہ، ریاض سعودی عرب
صحیح بخاری شریف	شبیر برادرز، اُردو بازار لاہور
لمعات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	المعارف العلمیہ، لاہور
حلیۃ الاولیاء (مترجم)	دار الکتب العربیہ، بیروت
نوادر الاصول	بیروت
فتاویٰ کبریٰ	دار الکتب العلمیہ، بیروت
فتاویٰ بزازیہ علی حاش فتاویٰ ہندیہ	نورانی کتب خانہ، پشاور
در مختار شرح تنویر الابصار	مطبع مجتبائی، دہلی